39- سُوْرَةُ الزُّمَر

آیات :75 ...... مَکِّیَّۃ"...... پیراگراف : 6

زمانۂ نزول:

سورت ﴿الزُّمَر﴾ سورت ﴿الکھف﴾ اور اعلانِ عام کے بعد، ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی) سے پہلے، غالباً 5 نبوی کے اوائل میں نازل ہوئی، جب قرآن کی دعوتِ توحید کا چرچا گھر گھر عام ہو چکا تھا اور مشرکینِ مکہ کے خود ساختہ عقیدۂ شفاعت اور بتوں کی پوجا کے ذریعے تقربِ الٰہی حاصل کرنے کے عقیدے پر اصرار کیا جارہا تھا۔ ظلم کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا۔

یہ وہی زمانہ تھا، جب سورت ﴿العنکبوت﴾ اور سورت ﴿الرُّوم﴾ کا نزول ہوا۔ سورت ﴿الزُّمَر﴾ کی آیت نمبر 10 میں بھی سورت ﴿العنکبوت﴾ کی آیت:56 کی طرح ہجرتِ حبشہ کا اشارہ موجود ہے ﴿وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ﴾۔

خصوصیات

1- سورت ﴿الزُّمَر﴾ کے میں ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اور ﴿كَافِرِينَ﴾ کے مقابلے میں ﴿الَّذِينَ اتَّقَوا﴾ اور ﴿مُتَّقِينَ﴾ کے الفاظ بار بار استعمال کیے گئے ہیں، کیونکہ اس سورت میں ان کے درمیان تقابل اور موازنہ پایا جاتا ہے۔

2- اس سورت میں، سوالیہ اسلوب کے ذریعے مشرکینِ مکہ کے ضمیر کو جھنجوڑا گیا ہے ، چنانچہ ﴿أَمَّنْ﴾ آیت:8 اور ﴿أَفَمَنْ﴾ آیات 22 اور 24 کے الفاظ سے شروع ہونے والی آیتوں میں غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے۔

سورۃُ الزُّمَر کے فضائل

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: ﴿ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهِ حَتّٰى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرَ ﴾

”رسول اللہ ﷺ سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ الزمر کی تلاوت کے بغیر بستر پر نہیں لیٹتے تھے۔“

(سنن ترمذی: کتاب فضائلِ قرآن ، حدیث 2,920 ، حسن غریب)

سورۃُ الزُّمَر کا کتابی ربط

1- پچھلی سورتوں میں حضرات داودؑ ، سلیمانؑ ، ایوبؑ وغیرہ کے حوالے سے تاریخی دلائل تھے ۔ یہاں ﴿الزُّمَر﴾ میں طاغوت سے اجتناب کرتے ہوئے، آفاقی اور انفسی دلیلوں کی روشنی میں، توحیدِ خالص کا مطالبہ اور ردِّ شرک ہے۔

2- سورت ﴿يٰس﴾ ایک جلالی سورت تھی، جس میں مشرکین کو اللہ کے اختیارات سمجھائے گئے تھے۔اس کے بعد سورت ﴿الصّٰفّٰت﴾ میں فرشتوں اور جنات کی اُلوہیت کی تردید اور اللہ کے منتخب برگزیدہ انبیاء کی توحیدی خدمات کا ذکر تھا۔ پچھلی سورت ﴿ص﴾ میں مشرکین کی ضد اور تکبر کا تذکرہ تھا۔ یہاں سورۃ ﴿لزمر﴾ میں خالص توحید اختیار کرنے کا مطالبہ ہے اور اس راہ میں ہجرت کی ترغیب ہے۔

3- سورۃ ﴿الصّٰفّٰت﴾ میں کئی مرتبہ انبیاء کو ﴿مُخْلَصِين﴾ کہا گیا تھا، جو توحید اور اُس کی دعوت کے لیے خالص کر لیے گئے تھے۔

یہاں ﴿الزُّمَر﴾ میں اُن کی خالص دعوت مان کر ﴿خالص توحید﴾ کا مطالبہ ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- سورۃ ﴿الزُّمَر﴾ میں قرآن مجید کا تعارف ہے کہ یہ اللہ کی تنزیل ہے، سراسر حق ہے، کجی اور ٹیڑھ سے پاک ہے، بہترین اور پرتاثیر کلام ہے، لہذا ملاوٹ اور آمیزش کے بغیر صرف ایک خدا ﴿اللہ﴾ ہی کی عبادت واطاعت کی جانی چاہیے۔

(a) قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے، جو زبردست غالب اور حکیم اللہ کی طرف سے بتدریج نازل کی گئی ہے۔

﴿تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾ (آیت:1)۔

(b) قرآن مجید سراسر حق ہے۔ جو اس کی ہدایت قبول کرے گا وہ خود فائدے میں رہے گا، گمراہ ہونے والے کے لیے نبی ﷺ محافظ نہیں ہو سکتے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ﴾ (آیت:41)۔

(c) قرآن مجید ہر قسم کے ٹیڑھ سے پاک ہے۔ اسے عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے، تاکہ لوگ گناہوں سے بچ جائیں۔ ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ (آیت:28)۔

(d) قرآن مجید بہترین کلام ﴿اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ﴾ ہے۔ اس کے مضامین بار بار دہرائے گئے ہیں۔ اسے سن کر اور پڑھ کر اہلِ خشیت کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایسی ہدایت ہے کہ اس سے لوگوں کے دل نرم پڑ جاتے ہیں۔ (آیت:23)

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ﴾

(e) قرآن مجید میں مختلف قسم کی مثالوں سے لوگوں کو سمجھایا گیا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (آیت:27)

﴿وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ﴾

(f) قرآن مجید کو سراسر حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، لہذا ملاوٹ اور آمیزش کے بغیر اللہ کی خالص عبادت اور اطاعت کی جانی چاہیے۔

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ﴾ (آیت:2)۔

2- دعوت: اس سورت میں قرآن کی دعوت کو مندرجہ ذیل نکات میں پیش کیا گیا ہے۔

(a) اللہ کی ملاوٹ اور آمیزش کے بغیر خالص عبادت اور اطاعت کی دعوت دی جا رہی ہے۔

﴿ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ (آیت:2)۔
"دین کو اللہ ہی کے لیے خالص کرتے ہوئے اللہ ہی کی عبادت کرو۔"

(b) اللہ کی طرف ﴿ انابت ﴾ یعنی رجوع کرنے اور ﴿ اسلام ﴾ کی یعنی اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دینے کی دعوت دی جارہی ہے۔ ﴿ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ ﴾ (آیت:54)۔

(c) حکم دیا گیا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور اُسی کا ﴿ شکر ﴾ ادا کیا جائے۔ غیر اللہ کی عبادت کرنے والے ﴿ ناشکرے ﴾ ہوتے ہیں۔ ﴿ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴾ (آیت:66)۔

(d) قرآن مجید کی غلط تاویل وتفسیر کرنے کے بجائے، اُس کے بہترین پہلوؤں کی پیروی کی دعوت دی جارہی ہے۔ یہی مضمون آیت نمبر 18 میں بھی بیان کیا گیا۔ ﴿ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ (آیت:55)۔ ﴿ اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ﴾ (آیت:18)۔

3- سورۃ الزمر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بار بار ﴿ خالص ﴾ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور خالص عبادت کی دعوت دی گئی۔

(a) لوگوں کو خبردار کیا گیا کہ اللہ کے لیے ملاوٹ اور آمیزش سے پاک خالص عبادت اور اطاعت ہی زیبا ہے۔
﴿ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ﴾ (آیت:3)۔

(b) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہلوایا گیا کہ مجھے بھی آمیزش اور ملاوٹ سے پاک خالص عبادت اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ﴿ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ (آیت:11)۔

(c) قرآن سراسر حق ہے، اس لیے اللہ کی غلامی اور اطاعت بھی خالص ہونی چاہیے۔
﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴾ (آیت:2)۔

4- اس سورت میں خالص توحید کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

(a) توحید ذات کا مطالبہ: اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ وہ بے عیب ہستی ہے۔ وہ ایک اور غالب ہستی ہے۔
﴿ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (آیت:4)

(b) توحید کی انفسی دلیل: انسان کو آدمؑ اور حوا سے پیدا کیا گیا۔ پھر ماؤں کے پیٹ میں تین دوں کے اندر تخلیق کی گئی۔ یہی انسانوں کا پالنے والا ﴿ ربّ ﴾ ہے۔ اُسی کی فرماں روائی ہے۔ لہذا اُس کے علاوہ کوئی اور ﴿ الٰہ ﴾ نہیں ہوسکتا ہے۔
﴿ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴾ (آیت:6)۔

(c) مشرکین کی نفسیات: مشرکین کے دل خدائے واحد کے ذکر سے تنگی محسوس کرتے ہیں، لیکن اُس کے ساتھ دوسرے خداؤں کا ذکر کیا جائے تو شاداں وفرحاں ہو جاتے ہیں۔

﴿وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴾ (آیت:45)۔

5- اس سورت میں بار بار توحید عبادت کی دعوت دی گئی ہے۔

(a) مشرکین کو دھمکی دی گئی کہ تم اپنی آزادی اختیار کو جس طرح چاہے استعمال کرو، لیکن میں تو صرف ایک خدا ہی کی خالص بندگی کروں گا۔

﴿قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِى ۝ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ﴾ (آیت:15)۔

(b) توحید کامل: جو لوگ پہلے طاغوت کی اطاعت سے بچتے ہیں اور پھر اللہ کی طرف اِنابت اختیار کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے بشارت ہے۔

﴿وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴾ (آیت:17)۔

(c) مشرکین ﴿مِن دُونِ اللہ ﴾ سے ڈراتے ہیں، لیکن انسان کی حفاظت کے لیے اللہ کافی ہے۔

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (آیت:6)

(d) رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہلوایا گیا کہ اے جاہلو! کیا تم مجھے ﴿غیرُ اللہ﴾ کی عبادت کا حکم دیتے ہو؟

﴿قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ﴾ (آیت:64)۔

6- اس سورت میں ﴿ يٰعِبَاد ﴾ کے الفاظ سے ایمان لانے والوں کو دعوتِ تقویٰ دی گئی ہے اور جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے، ایسے گنہگاروں کو اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بجائے، گناہوں پر توبہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور یہ خوشخبری سنائی گئی کہ اللہ چھوٹے بڑے سارے گناہ معاف کر سکتا ہے۔

(a) نومسلموں سے کہا گیا کہ اگر وہ تقویٰ اختیار کریں گے تو اُن کے لیے بھلائیاں ہیں۔ ہجرت کرنے والے صابرین کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (آیت:10)۔

(b) اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ سچی توبہ، ایمان اور اسلام کے بعد نیک عمل انسان کو اللہ کی رحمت کا مستحق کر دیتا ہے۔

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (آیت:53)۔

7- مشرکینِ مکہ کی قیادت کے اوصاف: اس سورت میں مشرکینِ مکہ کے اوصاف بیان کیے گئے کہ وہ کافر ہیں کیونکہ اُنہوں نے دعوت کو مسترد کر دیا ہے، جس کی اصل وجہ اُن کا غرور اور تکبر ہے۔ اُنہیں اپنی دولت پر ناز ہے۔ وہ قارون کی طرح یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں یہ سب کچھ ہمارے علم کی بنیاد پر عطا کیا گیا ہے۔ یہ اسلام کی دعوت کا مذاق اڑا رہے ہیں ﴿يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (آیت 48)۔

(a) اللہ کی آیات کے آنے کے بعد اُس کو جھٹلانے سے اور ﴿تکبر﴾ کا مظاہرہ کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔

﴿بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (آیت:59)

(b) اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے ﴿متکبر﴾ لوگوں کے چہرے روزِ قیامت سیاہ ہوں گے۔

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَي اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (آیت:60)۔

(c) ﴿متکبرین﴾ کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ۔

﴿قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (آیت:72)

(d) سچائی کے آجانے کے بعد اُس کو جھٹلانے والے کافرین دوزخ میں داخل ہوں گے۔ (آیت:32)

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَي اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَاۗءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾

(e) امیر لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انہیں یہ نعمتیں اپنے علم کی وجہ سے ملی ہیں۔ حالانکہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں۔

﴿فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ﴾ (آیت:49)۔

8- مشرکینِ مکہ کے شرک کی نوعیت: مشرکینِ مکہ اللہ کو مانتے تھے، لیکن اللہ کے ساتھ دوسرے خداؤں کو بھی تسلیم کرتے تھے۔ مرے ہوئے نیک لوگوں کے بت بنا کر ان کی پوجا کیا کرتے تھے کہ ان کا وسیلہ ہمیں اللہ کا تقرب

عطا کرے گا۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ یہ ﴿مِن دُونِ اللّٰہ﴾ ان کی سفارش کریں گے اور انہیں بچالیں گے۔ انہیں وہ اللہ کا ہم سر اور مدِّ مقابل ﴿اَنْدَاد﴾ قرار دیتے تھے۔

(a) مشرکینِ مکہ کہتے تھے کہ ہم ان بتوں کی عبادت اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں۔

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾ (آیت:3)۔

(b) مشرکینِ مکہ اللہ کو زمین آسمان کا خالق تسلیم کرتے تھے، لیکن اُلوہیت اور عبادت میں شرک کیا کرتے تھے۔ انہیں غور و فکر کی دعوت دی گئی کہ اگر اللہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرلے تو کیا ﴿مِن دُونِ اللّٰہ﴾ اس سے بچا سکتے ہیں اور اگر وہ رحمت کا ارادہ کرلے تو کیا یہ رحمت کو روک سکتے ہیں؟ ان سے صاف کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے صرف اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ﴾ (آیت:38)۔

(c) مشرکین سے پوچھا گیا کہ کیا ﴿مِن دُونِ اللّٰہ﴾ ان کے شفیع ہوں گے؟ چاہے وہ نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ اختیار۔

﴿اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (آیت:43)۔

(d) مشرکین سے کہا گیا کہ توحید فطرت کی آواز ہے۔ انسان کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ منیب بن کر اللہ ہی سے دعا کرتا ہے، لیکن نعمتوں کے حصول کے بعد توحید کو بھول کر اللہ کے ساتھ مدِّ مقابل ﴿اَنْدَاد﴾ شامل کرلیتا ہے۔

﴿وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا﴾ (آیت:8)۔

(e) خود ساختہ شفاعت کا عقیدہ غلط ہے۔ شفاعت مشروط ہوگی۔ مشرکین کو صاف بتا دیا گیا کہ ہر انسان اپنا بوجھ خود اٹھائے گا۔ دوسرے نہیں۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (آیت:7)۔

(f) شفاعت کے سلسلے میں صاف بتا دیا گیا کہ شفاعت تمام کی تمام اللہ کے ہاتھ میں ہے، جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ (آیت:44)

﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۚ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾

(g) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ناشکری سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔ البتہ اگر وہ شکر ادا کریں گے تو راضی ہو جائے گا۔

﴿وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ (آیت:7)۔

9- سورۃ ﴿الزُّمَر﴾ کا ایک خاص مضمون ﴿تقویٰ﴾ ہے۔

(a) تقویٰ اختیار کرنے کی دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے ڈراتا ہے، جہاں انسان کے اوپر اور نیچے آگ کے شعلے ہوں گے۔

﴿لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ (آیت:16)۔

(b) جو لوگ سچائی کی تصدیق کریں گے وہی لوگ ﴿متقین﴾ ہیں۔

﴿وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (آیت:33)۔

(c) اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے بالاخانے ہوں گے اور اُن کے نیچے نہریں یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ﴾ (آیت:20)

(d) ﴿تقویٰ﴾ اختیار کرنے والوں کو کامیابی عطا ہوگی۔ اُنہیں برے عذاب سے نجات ملے گی۔ انہیں کوئی رنج وملال نہیں ہوگا۔ (آیت:61)

﴿وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(e) ﴿تقویٰ﴾ اختیار کرنے والے باجماعت جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ وہاں کے داروغہ اُن کا استقبال کریں گے۔ اُن پر سلامتی ہوگی۔

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ﴾ (آیت:73)

10- سورۃ ﴿الزُّمَر﴾ میں ﴿اُولُوا الالباب﴾ کا لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

(a) عقل مندوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ علم والے اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ آخرت سے ڈر کر اور اللہ کی رحمت کے اُمید وار بن کر راتوں کو سجدہ اور قیام کرنے والے باکردار لوگ، آخرت سے بے خوف بدکردار لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جنت میں داخلے کے لیے علم اور عمل دونوں لازمی ہیں۔

﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (آیت:9)۔

(b) عقل مندوں کو آفاقی دلیل فراہم کی گئی کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے، جس سے زمین پر چشمے جاری ہو جاتے ہیں، ان سے مختلف رنگوں کے پودے اگائے جاتے ہیں، یہ لہلہاتے ہیں۔ پھر یہ فصل پیلی پڑ جاتی ہے پھر

انہیں چوراچورا کر دیا جاتا ہے۔انسانی زندگی کا بھی یہی حال ہے۔اسے بھی موت تک بچپن اور جوانی کے مرحلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔عقل مند لوگ آخرت کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گذارتے ہیں۔

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴾ (آیت:21)۔

(c) عقل مند وہ ہوتے ہیں، جو ہدایت کو توجہ سے سنتے ہیں، اور مثبت رویہ اختیار کرتے ہوئے اُس کی بہترین پہلوؤں کی پیروی کرتے ہیں۔ بری نیت سے قرآن کی غلط تفسیر و تاویل نہیں کرتے۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ کی ہدایت نصیب ہوتی ہے۔(آیت:18)۔

﴿اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾

سورۃُ الزُّمَر کا نظمِ جلی

سورۃ ﴿الزُّمَر﴾ چھ (6) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 4 : پہلے پیراگراف تمہیدی ہے۔نزولِ قرآن کا مقصد خالص توحید کی دعوت اور شرک کی تردید ہے۔

قرآن کی تنزیل، عزیز و حکیم ہستی کی طرف سے ہوئی ہے۔یہ سراسر حق ہے۔لہذا ﴿دین﴾ کو خالص کرتے ہوئے، یعنی اللہ کی ﴿حاکمیت﴾ کو اور اپنی ﴿محکومیت﴾ کو خالص کرتے ہوئے، ہر قسم کے شرک سے بچتے ہوئے، کامل توحید کے ساتھ، توحیدِ خالقیت اور توحیدِ ربوبیت کے ساتھ ساتھ، توحید الوہیت، توحیدِ عبودیت، توحیدِ حاکمیت، توحیدِ تشریع اور توحید اسماء وصفات اختیار کرتے ہوئے، اللہ کی بندگی اختیار کرنا چاہیے۔

مشرکینِ مکہ مرے ہوئے نیک لوگوں کے بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اس طرح ان کا وسیلہ پکڑنے سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے۔﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ﴾ (آیت:3)۔انہیں صاف بتا دیا گیا کہ جو کافر اور ناشکرے ہوں اُنہیں ہدایت نہیں مل سکتی۔

توحید ذات: اللہ کا کوئی بیٹا نہیں ہے، وہ بے عیب ہے، اکیلا اور سب پر غالب ہے۔(آیت نمبر 4)

2- آیات 5 تا 20 :دوسرے پیراگراف میں دلائلِ توحید اور شرک کی تردید ہے۔

اللہ ہی زمین و آسمان کا خالق ہے۔انسانوں کا خالق بھی۔انسانوں کو تین اندھیروں یعنی تین پردوں سے (پیٹ، رحم، مشیہ یعنی وہ جھلی، جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے) پیدا کیا گیا ہے۔یہی ان کا ﴿رب﴾ ہے۔اُسی کی بادشاہی ہے، اس کے

علاوہ کوئی ﴿ اِلٰـــــہ ﴾ نہیں۔اس آیت میں توحیدِ خالقیت اور دلائلِ ربوبیت سے، توحیدِ ربوبیت، توحیدِ ملوکیت اور توحیدِ الوہیت پر استدلال کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شکر کو پسند کرتا ہے اور ناشکری کو ناپسند۔ ہر آدمی اپنا بوجھ خود اٹھائے گا۔

انسانی نفسیات: انسان مصیبت اور تکلیف میں تو ایک خدا کو پکارتے ہوئے، توحید اختیار کرتا ہے لیکن نعمتوں پر پھول کر اللہ کے شریک ٹھہرالیتا ہے۔اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔﴿اُولُوا الْاَلْبَاب﴾ یعنی عقل مندوں کو سمجھایا گیا کہ لاعلم اور علم والے برابر نہیں ہوسکتے۔ باکردار اور بدکردار برابر نہیں ہوسکتے۔ باکردار لوگ توحید اختیار کر کے اللہ سے ڈرتے ہیں، اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہیں اور راتوں کو اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

مکے کے نو مسلم صحابہ کو صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت دی گئی۔ظلم وستم کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے تو ہجرت کرنے کی ترغیب دی گئی کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے۔﴿وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ﴾ رسول ﷺ کو ہدایت دی گئی کہ وہ اعلان کر دیں کہ کوئی دوسرا خالص توحید اختیار کرے نہ کرے، اس کی پرواہ کیے بغیر وہ خود خالص توحید اختیار کریں۔مشرکینِ مکہ کو دوزخ کے عذاب ڈرایا گیا۔

﴿طاغوت﴾ سے بچ کر خالص توحید اور ﴿اِنابت﴾ اختیار کرنے والے بندوں کو خوشخبری دی گئی کہ وہ عقل مند ہیں اور اہلِ تقویٰ ہیں۔ان کے لیے جنت میں اعلیٰ درجات ہیں۔ بالاخانے ہیں اور دیگر انعامات۔

3- آیات 21 تا 41 : تیسرے پیراگراف میں مومنینِ توحید اور منکرینِ توحید کے درمیان موازنہ ہے۔

عقل مندوں کو سمجھایا گیا کہ اللہ ہی آسمان سے پانی برساتا ہے، جس سے قسم قسم کے پودے اگتے ہیں، لیکن پھر یہ بھس بنا دیے جاتے ہیں۔انسان کو اللہ کی ربوبیت اور اپنی موت پر نظر رکھنا چاہیے۔

اسلام قبول کرنے والے اور دعوتِ اسلام رد کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے۔قبول کرنے والوں کے سینے، اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے، جبکہ پتھر سے زیادہ سخت دلوں پر قرآنِ مجید کی دعوت کا کوئی اثر نہیں ہوتا، ورنہ قرآن ایسا بہترین اور پرتاثیر کلام ہے کہ اس کو سن کر لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔لوگوں کے دل نرم ہوکر، ذکرِ الٰہی کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا گیا ہے۔یہ خالص عربی زبان میں نازل ہوا۔اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں ہے مشرکینِ عرب سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس دعوت کو قبول کر کے اللہ کے غضب سے بچیں گے۔

توحید کی عقلی دلیل پیش کی گئی کہ ایک مالک کی ملازمت کرنے والا نوکر اور کئی آقاؤں کے درمیان پھنسا ہوا نوکر برابر نہیں ہوسکتے۔توحید وشرک کے دلائل واضح کر دیئے گئے ہیں۔اسلام کی دعوت قبول کرنے والے اور رد کرنے والے دونوں مرنے کے بعد، اللہ کے پاس اپنا مقدمہ لیے حاضر ہوں گے۔

مشرکین مکہ کے سردار ﴿غیــــر اللہ﴾ سے ڈراتے ہیں، لیکن بندے کے لیے اللہ کافی ہے، جو عزیز اور ذوانتقام ہے۔ مشرکین، اللہ کو خالق مانتے تھے، لیکن دیویوں سے دعا کرتے تھے اور انہیں نفع ونقصان کا مختار سمجھتے تھے۔ نام نہاد

دیویوں کی بے بسی اور بے اختیاری کی وضاحت کی گئی اور اللہ کے کامل اختیارات کا اثبات کیا گیا ہے، جنھیں مان کر سچے مومن ، اللہ ہی سے دعا کرتے ہیں اور اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔قرآنِ مجید، حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے اب لوگوں کی مرضی ہے کہ ہدایت پائیں یا گمراہ ہو کر عذاب سے دوچار ہو جائیں۔

4- آیات 42 تا 52 : چوتھے پیراگراف میں دعوتِ توحید پر مشرکین کا ردِ عمل بیان کر کے اُن کے غلط عقیدۂ شفاعت کی تردید کی گئی۔

اثباتِ توحید کے لیے، غور کرنے والے کو، انفس سے دلائل دیے گئے۔اللہ تعالیٰ ہی زندگی اور موت کا اختیار رکھتا ہے، نیند کی حالت میں موت دے کر، زندہ کر دیتا ہے۔

مشرکینِ مکہ کے خودساختہ عقیدۂ شفاعت کا ابطال کیا گیا اور صحیح عقیدۂ شفاعت کی وضاحت کی گئی کہ شفاعت کا سارا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔﴿ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ﴾ (آیت:44) نیک لوگوں کے ہاتھ میں نہیں۔

(انسان اپنی مرضی سے، اپنے شافع کا انتخاب نہیں کر سکتا، بلکہ ساری شفاعت، اللہ کی اجازت، اُس کی مرضی اور اُس کے نظام کے ماتحت ہوگی (1) شافع کا انتخاب اللہ کرے گا۔(2) ہر شافع کے مشفوع افراد کا انتخاب بھی، اللہ تعالیٰ کرے گا۔(3) شفاعت کی نوعیت کا تعین بھی، اللہ تعالیٰ ہی کرے گا۔(4) شفاعت کرنے والے کی زبان سے نا انصافی پر مبنی کلمات نہیں نکل سکیں گے۔

مُوَحِّد اور مُشرِك کی پہچان بتائی گئی کہ مشرکین اور منکرینِ آخرت اپنے عقیدے میں اس قدر سخت ہوتے ہیں کہ ایک خدا کا نام سن کر دل میں کڑھن محسوس کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ ﴿غیر اللہ﴾ کا ذکر کر لیا جائے تو خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔

تمام اختیارات اس کے پاس ہیں ، وہی فیصلہ کرے گا اور قیامت کے دن کوئی جرمانہ قبول نہیں کیا جائے گا اور دعوتِ حق کا مذاق اڑانے والے انجام بد سے دوچار ہوں گے۔

انسان، اپنی مالی کامیابیوں کو، اپنے ذاتی علم کا نتیجہ سمجھتا ہے ﴿إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ﴾ جبکہ دراصل وہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے، ایسا ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔اللہ ہی رزق میں تنگی اور کشادگی کرنے والا ہے۔

5- آیات 53 تا 70 : پانچویں پیراگراف میں قرآن کی دعوت کے نکات ہیں۔

تمام انسانوں کو خوشخبری دی گئی کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔وہ تمام چھوٹے اور بڑے گناہوں کو معاف کر سکتا ہے۔اللہ ہی کی طرف اِنابت اختیار کی جائے۔اُسی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا جائے۔اُس کے نازل کردہ قرآن کے بہترین پہلوؤں کی پیروی کی جائے، اس سے پہلے کہ اللہ کا عذاب اُن پر نازل ہو اور وہ حسرت زدہ ہو کر رہ جائیں اور روزِ قیامت اللہ سے دوبارہ زندگی کی درخواست کریں کہ اُنہیں ایک موقع اور دیا جائے۔ایسا نہیں ہوگا۔اُن سے کہا جائے

گا کہ تم نے اسلام کی دعوت کو جھٹلایا۔ تکبر کا مظاہرہ کیا۔ کافر ہو گئے۔ اُس دن اہلِ تکبر کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ اس کے برخلاف اہلِ ایمان کو نجات ملے گی۔

آخر میں دوبارہ وضاحت کی گئی کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق اور محافظ ہے۔ اُسی کے پاس زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں۔ اُسی پر ایمان لانا چاہیے۔ اِن دلائل کو رد کرنے والے خسارے میں رہیں گے۔ قیامت کا منظر کھینچا گیا کہ صور پھونکے جانے کے بعد سب پر گھبراہٹ طاری ہو جائے گی اور نامۂ اعمال سامنے رکھے جائیں گے اور انسانوں کو اُن کے کیے کا بھرپور بدلہ ملے گا۔ کسی کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔

6- آیات 71 تا 75 : چھٹے اور آخری پیراگراف میں، ﴿متقین﴾ کی جنت میں اور ﴿کافرین﴾ کی دوزخ میں باجماعت داخلے کی تفصیل ہے۔

﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ اور ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ کے الفاظ سے یہ بات سمجھائی گئی کہ روزِ قیامت (ہر شخص فرداً فرداً پیش ہوگا) لیکن جنت اور دوزخ میں داخلہ باجماعت ہوگا۔

کافر جہنم کی طرف باجماعت ہانکے جائیں گے، دوزخ کے کارندوں سے ان کا مکالمہ ہوگا بالآخر یہ مغرور دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ اہلِ جنت بھی باجماعت جنت کی طرف لے جائے جائیں گے۔ ان کے لیے دروازے کھول دیئے جائیں گے، سلام سے استقبال ہوگا، اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے۔ اُس وقت وہ دیکھیں گے کہ فرشتے حمد و تسبیح کرتے ہوئے اللہ کے عرش کے اطراف ہوں گے۔ انصاف کے مطابق اُن کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوگا اور ہر طرف ﴿الحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِين﴾ کی صدائیں گونج رہی ہوں گی۔

قرآنِ مجید کے محکم دلائل کی روشنی میں ملاوٹ اور آمیزش سے پاک اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت اور اطاعت اختیار کی جانی چاہیے۔ ضرورت پڑنے پر ہجرت بھی کی جاسکتی ہے۔

حوامیم کے بارے میں ایک مختصر نوٹ

﴿حم﴾ سے شروع ہونے والی سورتیں ﴿حوامیم﴾ کہلاتی ہیں۔ یہ کل سات سورتیں ہیں۔ ان کے زمانہ نزول اور مرکزی مضمون کو بیک نظر ملاحظہ فرمائیے۔

سورۃ نمبر	سورۃ کا نام	زمانہ نزول	مرکزی مضمون
40	حم المؤمن	رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور کے اواخر میں ، 10 نبوی میں سورۃ المُؤمن نازل ہوئی۔ ❖❖❖❖❖❖❖❖ اس سورت میں فرعون کی طرح ہلاکت کی دھمکی ہے۔	آفاق وانفس کے دلائل کے علاوہ ، عقلی اور تاریخی دلائل کی روشنی میں ، کج بحثی ، فضول بحث وتکرار یعنی مجادلہ سے بچ کر ، اقتدار وآثار کے نشے سے نکل کر ، فرعونی رویوں کو ترک کرو اور قرآن کی دعوتِ توحید اور دعوتِ آخرت پر ایمان لے آو ، ورنہ تمہارا حشر بھی تاریخ کے فرعونوں جیسا ہوگا۔
41	حم السجدة	رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور کے اوائل میں ، غالباً 10 نبوی میں نازل ہوئی۔ ❖❖❖❖❖❖❖❖ اس سورت میں عاد وثمود کی طرح ہلاکت کی دھمکی ہے۔	قرآن کی دعوتِ توحید وآخرت کو آفاقی ، تاریخی اور انفسی دلائل کی روشنی میں تسلیم کرکے ، ﴿استکبار فی الارض﴾ کے رویے ترک کرو! ﴿اَعْدَآءُ اللّٰہِ﴾ یعنی اللہ کے دشمن نہ بنو! ورنہ تمہارا انجام بھی عاد وثمود سے مختلف نہیں ہوگا ایمان لاکر صبر واستقامت کا مظاہرہ کرو! دنیاوی اور اُخروی کامیابی سے نوازے جاؤ گے۔ ربوبیت کو اللہ ہی سے منسوب کرکے ڈٹ جاؤ ﴿قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾۔

42	حم الشورىٰ	رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے بالکل آخری دور میں غالباً 13 نبوی میں سورۃ الشّوریٰ نازل ہوئی۔ ❖❖❖❖❖❖❖ یہ سورت مدینہ کی اسلامی حکومت کی تمہید ہے۔	محمد ﷺ پر کی گئی ﴿وحی﴾ کی تعلیمات کی روشنی میں ، شرکِ ولایت اور خود ساختہ انسانی شریعت ترک کر کے ایمان لاؤ، اِقامتِ دین کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے شورائیت پر مبنی اجتماعی نظم قائم کرو، تاکہ اللہ کی شریعت کے ذریعے عدل وانصاف کو یقینی بنایا جا سکے۔ !
43	حم الزخرف	سُورۃُ الزُّخرُف ، قیامِ مکہ کے آخری دور 13 نبوی میں سُورۃُ الشوریٰ کے ساتھ نازل ہوئی۔ حوامیم میں یہ سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ یہ سورت بھی مدینہ کی اسلامی حکومت کی تمہید ہے۔	آسمان کے ﴿اِلٰه﴾ اللہ کو، زمین کا بادشاہ بھی تسلیم کرلو! توحیدِ خالقیت اور توحیدِ ربوبیت کافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحیدِ اُلوہیت و عبادت اور توحیدِ حاکمیت کو بھی تسلیم کرلو !
44	حم الدخان	سُورۃ الدُّخان، رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) کے اوائل میں، غالباً 7 نبوی کے دورِ قحط میں سُورۃ الجاثیۃ کے ساتھ نازل ہوئی۔	فرعونیت ، دنیا پرستی ، ﴿عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ﴾ ، انکارِ دعوتِ قرآن اور انکارِ توحید و آخرت کی سزا ، ہلاکتِ دُنیا اور دوزخ ہے۔
45	حم الجاثیه	سُورۃ الجاثیه قیامِ مکہ کے تیسرے دور میں (6 تا 10 نبوی) سُورۃ الدُّخان کے ساتھ، غالباً سات (7) نبوی کے دورِ قحط میں نازل ہوئی۔	﴿العزیزُ الحکیم﴾ ہستی نے ایک مقصد کے تحت کائنات کی تخلیق کی ہے، جس کی وضاحت کے لیے قرآنی دلائل پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان کا مذاق اُڑانے کے بجائے، توحید و آخرت کی دعوت پر ایمان لاؤ ! اور دہریت اور دنیا پرستی سے بچو!
46	حم الاحقاف	غالباً سُورۃُ الجنّ کے ساتھ دورۂ طائف سے واپسی پر نخلہ کے مقام پر (شوال 10 نبوی میں) نازل ہوئی۔ اس سورت میں عاد کی طرح ہلاکت کی دھمکی ہے۔	﴿العزیز الحکیم﴾ کے نازل کردہ قرآن پر ایمان لاکر ، مشرک قومِ عاد کے انجام سے عبرت حاصل کر کے ، توحید پرست ﴿جنّات﴾ کی طرح قرآن کے داعی اور مبلغ بن جاؤ !ورنہ تمہارا انجام بھی قومِ عاد سے مختلف نہیں ہوگا۔